سوال

(151) مسجد کے محراب کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید کہتا ہے کہ مسجد میں محراب بنانا درست ہے اور ثبوت یہ دیتا ہے کہ مسجد نبوی بھی محراب ہے، ،بکر کہتا ہے کہ مسجدوں میں محرابیں بنانا بدعت ہے کیونکہ یہ دوسری صدی ہجری میں رائج ہوئیں اوریہ حدیث شریف پش کرتا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت ہمیشہ بھلائی پر رہے گی جب تک کہ وہ اپنی مسجدوں میں نصاریٰ کی طرح محراب نہ بنائیں گے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نصاریٰ کا محراب درمیان میں اس طرح کا ہوتا ہے اس میں واعظ کھڑا ہو کر وعظ کہتا ہے مساجد میں محراب ایسے نہیں ہوتے لہٰذا حدیث مذکوران محرابوں پرچسپاں نہیں ہے ہاں اس میں شک نہیں کہ زمانہ رسالت میں محراب نہ تھے جیسے ینار بھی نہ تھے پس محراب مثل ینار کے مساجد کی علامت ہیں (۲۳ذی الحجہ ۴۸ھ)

محراب مسجد:

محراب مسجد میں بنانا درست ہے بدعت نہیں جس امر کا ثبوت قرآن وحدیث سے پایا جاتا ہے اس کو بدعت کہنا ناجائز ہے۔ برابر خیر القرون سے اس پر مسلمانوں کا تعامل چلا آیا ہے۔

قال اللہ تعالی فنادتہ الملائکة وھو قائم یصلی فی المحراب (پارہ ۳) قال السدي المحراب الصلی۔ شریعت ابنیاء سابقین کی شریعت ہماری ہے مگران امور میں جس کو قرآن وحدیث نے منسوخ کر دیا ہے بے شک اس پر عمل کرنا جائز ہے محراب کی ممانعت قرآني آیت واحادیث الرسول سے ثابت نہیں آیت مذکورہ زکریا علیہ السلام کا فعل اللہ پاک نے ذکرکیا۔ پس اس کا جواز بین طور پرثابت ہوا دوسری اس امر پر یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دلیل ہے۔

أخرج البیھقی فی السنن الکبری من طریق سعید بن عبدالجبار بن وائل عن امہ عن وائل بن حجر قال حضرت رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم نھض إلٰی المسجد فدخل محراب ثم رفع یدیہ بالتکبیر الحدیث وقال الشیخ ابن الھمام من ساداة الحنفیة ولایخفی ان امتیاز الإمام مقرر مطلوب فی الشرع فی حق المکان حتی کان التقدم واجبا علیہ ونبی فی المساجد المحاریب من زمن رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم انتھیٰ

مولانا شمس الحق صاحب مرحوم۔ ''عون العبود'' میں لکھتے ہیں۔

قلت ماقاله القاری المحاریب من المحدثات ففیہ نظرلان وجود المحراب زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یثبت من بعض الروایات

اوراس پر حدیث مذکور بیہقی کی پیش کی ہے۔

وفی عون المعبود شرح اَبی داوَد۔ ومن ذھب اِلی الکراھۃ فعلیہ البینۃ ولایسمع کلام اَحد من غیر دلیل وبرھان۔ انتھیٰ

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اس کے مجوز ہیں۔ "کشاف القناع" فقہ حنبلیہ میں بھی اس کی اباحت موجود ہے، وہ یہ ہے۔

ویباح اتخاذ المحراب نصّا وقیل لایستحب اَوماَ اِلیہ اَحمد واختارہ الاجری وابن عقیل یستدل بہ الجاھل۔ انتھیٰ

مؤلف کشاف القناع میں بھی اباحت بلکہ استحباب ثابت کرتا ہے، اور کہتا ہے کہ نص سے ثابت ہے، اصطلاح علمائے میں نص قرآنی آیات واحادیث کو کہتے ہیں یعنی قرآن وحدیث سے محراب بنانا ثابت ہے جن احادیث سے کراہت بعض لوگ ثابت کرتے ہیں وہ یہ ہیں۔

وقد اخرج الطبرانی والبیھقی عن ابن عمراَن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: «اتقوا ھذہٖ المذابح یعنی المحاریب» واخرج ابن ابی شیبۃ فی المصنف عن موسیٰ الجھنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتزال امتی بخیر مالم یتخذوافی مساجد ھم مذابح کمنذا نصاریٰ

اس پر نظر ہے بچندہ وجوہ۔ اولاًان کے راوی ذکر کے ہر ایک کی توثیق ضروری ہے جرح وعلت خفیہ وغیرہ جو نقائص کے سندوں وغیرہ میں واقع ہوتے ہیں یا متن میں اس سے برأت لابد ہے اور بیان راویوں کا ذکران کی توثیق جو بذمہ مدعی ہے مفقود ہے ثانیاً ممانعت مذابح کی ثابت ہوئی جو حجرے علیحدہ مسجد سے بنایا کرتے تھے نہ محراب کی۔ ثالثاً کسی احادیث سے محراب کی ممانعت نہیں ثابت ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذابح سے منع فرمایا کمذابح النصاری اگر مشابہت نہ ہو تو جائز ہے۔ رابعاً حدیث میں مذابح ہے یعنی المحاریب یہ راوی کی تقریر ہے اپنے فہم کے مطابق نہ حدیث کے لفظ۔

جناب! محراب کے دو معنی ہیں ایک حجرہ وغرفہ دوسرا محراب المسجد حرام نہیں ہے۔

محاریب پیش گاہ ہائے مجالس وبنہ محراب المسجد وہوایضاً

وقولہ تعالیٰ فخرج علٰی قومہ من المحراب۔ قالوا من المسجد وفی فتح البیان کلما دخل علیھا ذکریا المحراب یعنی الغرفۃ والمحراب فی اللغۃ اکرم موضع فی المجلس قالہ القرطبی وسبیت محرابا لانھا محل محاربۃ الشیطان لان المتعبد فیھا یحاربہ وکذالک ھو فی المسجد وکذالک یقال لکل محال العبادۃ محراب۔

الحاصل محراب المسجد بنانا درست ہے۔ اس کی ممانعت کرنا شریعت میں تنگی کرنا ہے، بغیر برہان وبینہ اور جس کی ممانعت آئی ہے وہ اور چیز ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

(حررہ احمد اللہ مدرس مدرسہ رحمانیہ دہلی، ۱۴جمادی اول ۴۲ھ۔)

الجواب صحیح:... بے شک محراب بنانا مسجدوں میں جائز ہے اس کے عدم جواز پر کوئی دلیل نہیں یہود ونصاریٰ کے طریق پر امام کے واسطے بصورت خاص محراب بنانا ناجائز ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

(کتبہ ابوطاہر البہاری عفا اللہ عنہ الباری المدرس الاول فی المدرسۃ دار الحدیث رحمانیہ الکائنتہ فی بلدہ دہلی)

نفس محراب بنانا تو جائز ہے مگر جیسا کہ آج کل اس میں نقش ونگار کا رواج ہے۔ یہ نہیں ہونا چاہیے سادہ ہونا چاہیے۔ واللہ اعلم۔

(کتبہ عبدالوہاب آلاروی مدرس مدرسہ رحمانیہ دہلی)

(والجواب صحیح والرای نجیع واللہ اعلم وعلمہ اتم۔ (سید ابوالحسن عفی عنہ)

محراب والی مسجدوں میں رسالت مآب اس وقت تک ثابت ہے۔ لہٰذا اس کو بدعت کہنا غلط ہے۔ سنن بیہقی کی روایت اس پر دال ہے۔ ہاں نصرانیوں کے گرجے کے مشابہ محراب بنانی منع ہے۔ مذابح کمذابح النصاری سے ممانعت وارد ہوئی اور مذابح کے معنی مقاصیر کے ہیں۔ واللہ اعلم۔

(کتبہ عبدالسلام المبارکفوری، الجواب صحیح محمد عبدالقدیر مدرس مدرسہ ریاض العلوم دہلی)

نفس محراب بنانا جائز ہے اس میں شک نہیں۔

(کتبہ عبدالرزاق مدرس اول مدرسہ ریاض العلوم دہلی)

مسجدوں میں محراب بنانا جائز ہے مگر مشرکین واہل کتاب کے محرابوں کی مشابہت جائز نہیں یہاں تک کہ اگر غیر اہل اسلام کی عبادت گاہوں پر مسلمانوں کا قبضہ ہو اور وہ ان کی مسجد

بنانا چاہیں تو بنا سکتے ہیں مگر اُن کے محرابوں میں تغیر وضعی یا ذاتی کرنا ضرور ہے۔ ''نیل الاوطار'' صفحہ ۱۳۱ ج ۲

والحدیث یدل علی جواز جعل الکنائس والبیع أو مکنة الأصنام مساجد وکذلک فعل کثیر من المحاربة حین فتحوا البلاد وجعلوا متعبدا تہم مکتعبدت المسلمین وغیروا محاربھا

واللہ اعلم بالصواب۔

(کتبہ محمد اسحاق الاوری مدرس دار الحدیث رحمانیہ دہلی)

مسجدوں میں جو محراب آج کل بنے ہوئے وہ درست ہیں۔ جیسا کہ حدیث بیہقی سے ثابت ہے اس مسئلہ کی تحقیق عون المعبود میں موجود ہے جو اس کو بدعت کہتے ہیں وہ غلط کہتے ہیں واللہ اعلم۔

(محمد یونس عفی عنہ مدرس مدرسہ حضرت میاں صاحب مرحوم پھاٹک حبش خان دہلی)

جواب صحیح ہے نفس محراب جو آج کل مساجد میں ہے جائز ہے جن روایتوں میں ممانعت ہے وہ اہل کتاب کی مشابہت سے منع فرمایا ہے جو اس محراب میں نہیں پائی جاتی۔ نصاریٰ کے معبد جا کر دیکھو ہرگز اس کے مشابہ نہیں۔ پھر ممانعت اس محراب سے کیسی۔ الغرض یہ محراب جائز ہے۔

(ابو سعید محمد شرف الدین عفی عنہ مدرس اول)

محراب مسجد میں بنانا جائز ہے، لیکن یہود و نصاریٰ کی طرح بڑا اور خوبصورت نبقش مزین نہ ہو۔ جیسا کہ آج کل گرجوں میں دیکھا جاتا ہے۔ اس کا ثبوت زمانہ قدیم سے چلا آتا ہے احادیث میں مذکور ہے اور اصحاب لغت بھی ذکر کرتے آتے ہیں مدت مدیدہ سے بغیر انکار کرنے کے۔

(عبد الرحمن مدرس مدرسہ حاجی علی جان دہلی)

مسلمانوں میں جو آج کل محراب مروج ہے وہ یہود و نصاریٰ کی طرح نہیں ہے۔ لہٰذا بدعت نہیں ہے ہاں اگر مشابہت ہو تو البتہ بدعت ہے ورنہ نہیں واللہ اعلم بالصواب

(محمد یوسف علی بیر بھومی ۱۸ جنوری ۲۴۔ فتاویٰ ثنائیہ جلد نمبر ۱ صفحہ ۲۹۴)

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد02